اردو تراجم و تفاسیر قرآن

(ایک تاریخی جائزہ)

محمد مسعود احمد

۱۹۵۹ء میں راقم نے سندھ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کے لئے قرآن کریم کے اردو تراجم و تفاسیر پر ایک تحقیقی مقالے کا آغاز کیا۔ جو تقریباً سات برس بعد ۱۹۶۶ء میں مکمل ہوا۔ اس طویل عرصے میں کراچی، حیدرآباد سندھ، میر پورخاص، بھاولپور، لاہور، ربوہ، حسن ابدال، پشاور، دھلی، علی گڑھ، رام پور، گوالیار، بمبئی، مدراس، حیدرآباد دکن، ٹونک، جودھپور، پٹنہ اور لندن کے ۶۱ کتب خانوں سے بالواسطہ اور بلا واسطہ استفادہ کیا گیا۔ بہت سے تراجم و تفاسیر سے استفادہ کیا اور اس طرح ۱۲۳ تراجم اور ۱۷۵ تفاسیر کے متعلق معلومات فراهم کی گئیں۔ ساتھ هی ایک جامع مقدمہ لکھا گیا۔ جو فلسکیپ سائز کے ٹائپ شدہ ۶۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں پاک و ھند اور دوسرے ممالک کی جدید و قدیم ۶۰ زبانوں کے تقریباً ۳۰۰ تراجم و تفاسیر کا ذکر کیا گیا ہے۔

اردو تراجم و تفاسیر کے اعداد و شمار کی فراھمی کے سلسلے میں مختلف حضرات نے اپنی سی کوشش کی ہے۔ مثلاً محمد اسلم جیراج پوری (تاریخ القرآن، ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء علی گڑھ)، مرزا محمد سجاد بیگ (الفہرست، دھلی)، مولوی عبدالحق (پرانی اردو میں قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیریں، ۱۹۳۸ء ۱۳۵۶ھ، حیدرآباد دکن)، ڈاکٹر ھاشم امیر علی (قرآنی تراجم اردو کے چند نسخے، ۱۹۴۶ء/۱۳۶۶ھ، حیدرآباد دکن)، ڈاکٹر محمد حمیداللہ (القرآن فی

کل لسان ، ۱۹۴۷ء/۱۳۶۷ھ حیدرآباد دکن) ، پروفیسر عبدالصمد صارم (تاریخ التفسیر و تاریخ القرآن، ۱۹۶۳ء/۱۳۸۳ھ، لاهور)، محمد اسلم ملک (قرآن کے اردو تراجم کا جائزہ ، ۱۹۵۵ء/۱۳۷۵ھ، پنجاب یونیورسٹی، لاهور)، محبوب رضوی (قرآن مجید کے اردو تراجم ۱۹۵۳ء/۱۳۷۳ھ دیوبند)، عبد القیوم ندوی (تاریخ القرآن ، لاهور)، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، (اردو کی ترقی میں تراجم کا کردار (انگریزی) کراچی) وغیرہ وغیرہ — لیکن یہ تمام کوششیں اور کاوشیں جزوی هیں مکمل نہیں۔

انجمن ترقی اردو پاکستان (کراچی) نے سالها سال کی محنت و جان کاهی کے بعد ۱۹۶۴ء/۱۳۸۴ھ میں قاموس الکتب اردو کی پہلی جلد کراچی سے شائع کی، اس میں نسبتاً کچھ زیادہ تراجم و تفاسیر کا ذکر کیا گیا ھے لیکن جامع نے لاتعداد تراجم و تفاسیر اور دوسری بہت سی کتابوں کو نظر انداز کر دیا ھے جس سے اندازہ ھوتا ھے کہ یہ فہرست بھی ناقص اور نامکمل ھے۔ ۱۹۶۹ء/۱۳۸۹ھ میں سیارہ ڈائجسٹ (لاهور) کے قرآن نمبر کا دوسرا اور پھر ۱۹۷۰ء/۱۳۹۰ھ میں تیسرا حصہ شائع ھوا ۔ دوسرے حصے میں محمد عالم مختار حق کا مضمون ''قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر'' اور تیسرے حصے میں موصوف ھی کا مضمون ''فہرست تراجم و تفاسیر قرآن مجید'' نسبتاً جامع ھے اور ان دونوں مضامین میں مجموعی طور پر قاموس الکتب سے زیادہ تفصیلات فراهم کی گئی هیں لیکن یہ تفصیلات بھی حتمی اور قطعی نہیں۔

عربی اور فارسی کی طرح چونکہ اردو میں بھی تفسیری سرمایہ کو اولیت حاصل ھے اس لئے هم نے مقالے کے ابتدائی پانچ ابواب میں دسویں صدی هجری سے لے کر چودھویں صدی هجری (لغایت ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء) کی تفاسیر کا ذکر کیا ھے، اس کے بعد چھٹے باب میں ''مختلف مکاتب فکر اور ان کی تفاسیر'' پر روشنی ڈالی ھے، ساتویں باب میں ''دور حاضر کے مفسرین اور ان کے ادیبانہ اسالیب'' کا جائزہ لیا گیا ھے اور پھر آٹھویں اور نویں باب میں تیرھویں

صدی ھجری اور چودھویں صدی ھجری کے تراجم قرآن کا ذکر کیا ھے، اس طرح کل نو ابواب ھیں، ان کے تفصیلی مطالعے سے اس حقیقت کا اندازہ ھو سکتا ھے کہ اردو میں تراجم اور تفاسیر قرآن پر کتنا کچھ لکھا جا چکا ھے۔ لیکن یہ تفصیلات بھی حتمی اور قطعی نہیں اگر تحقیق کے لئے اور مواقع ملے تو انشاءاللہ تعالی اس میں معتدبہ اضافہ ھو سکے گا۔

جن تراجم و تفاسیر کا براہ راست مطالعہ کیا گیا ھے ان کے متعلق ضروری معلومات فراھم کر دی گئی ھیں۔ لیکن بہت سے ایسے تراجم اور تفاسیر ھیں جن کا بالواسطہ علم ھوا ھے، ان کے متعلق اس قسم کی تفصیلات فراھم کرنا بہت مشکل ھے۔ راقم نے اپنی سی کوشش کی ھے، اگر کسی مقام پر سہو ھوگیا ھو تو قارئین کرام اصلاح فرما کر مطلع کریں۔

اب ھم مقالے کے پہلے پانچ ابواب کا خلاصہ پیش کرتے ھیں جن میں اردو تفاسیر کا جائزہ لیا گیا ھے۔ چونکہ تفاسیر بکثرت ھیں اور ھر تفسیر کے متعلق تفصیلات فراھم کرنا موجب طوالت ھے اس لئے ھم تفسیروں کے متعلق بہت ھی مجمل اور ضروری معلومات فراھم کریں گے۔ تفصیلات کا علم تو مقالے کی طباعت کے بعد ھی ھو سکتا ھے، یہ مقالہ فلسکیپ سائز کے ٹائپ شدہ ۸۰۰ صفحات پر مشتمل ھے۔

اردو تفاسیر قرآن کا آغاز یوں تو دسویں صدی ھجری ھی میں ھوگیا تھا لیکن دسویں اور گیارھویں صدی کی کوئی ایسی تفسیر ھم کو نہیں ملی جس کے مفسر اور سنہ تالیف کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہا جا سکے۔ البتہ مولوی عبدالحق مرحوم نے اپنے مضمون ''پرانی اردو میں قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیریں،، میں اس عہد کی بعض نامعلوم قلمی تفاسیر کا ذکر کیا ھے۔ مثلاً تفسیر پارہ عم (منثور) تفسیر بارہ عم (منظوم)، تفسیر سورہ رحمن، تفسیر

سورہ یوسف وغیرہ۔ لیکن بارھویں صدی ہجری میں بہت سی ایسی تفاسیر نظر آتی ہیں جن کے متعلق مطلوبہ تاریخی تفصیلات فراہم کی جاسکتی ہیں۔

پہلا حصہ ـ تفاسیر قرآن

بارھویں صدی ہجری کی تفاسیر قرآن

(۱) ۱۱۳۱ھ/۱۷۱۸ء میں قاضی محمد معظم نے تفسیر ہندی لکھی جس کا قلمی نسخہ کتب خانہ نورالحسن (بھوپال) میں موجود ہے۔ (۲) ۱۱۴۴ھ/۱۷۳۱ء میں نکہت شاہجہانپوری کی بصائر القرآن بمبئی سے شائع ہوئی۔ (۳) کتب خانہ خاص، کراچی میں ایک قلمی تفسیر ہے (۱۲×۶، ص ۶۶۲) جو تقریباً سنہ ۱۱۵۰ھ/۱۷۳۷ء میں لکھی گئی ہے۔ یہ مخطوطہ سورۂ یسین تا سورہ ناس کی تفسیر پر مشتمل ہے، سنہ ۱۲۷۰ھ میں اس کی کتابت ہوئی ہے۔ (۴) اسی صدی میں ایک اور تفسیر سورۂ ملک ملتی ہے (۸×۶، ص ۱۳۰) اس کا قلمی نسخہ بھی کتب خانہ خاص میں موجود ہے۔ (۵) کتب خانۂ ادارۂ ادبیات اردو، حیدرآباد دکن میں تفسیر سورۃالعصر کا ایک قلمی نسخہ ہے (۸×۵-۱/۲، ص ۴۸) سنہ ۱۲۰۶ھ میں اس کی کتابت ہوئی۔ (۶) ایک دکنی عالم نے تفسیر ہفت پارہ اولی لکھی (۱۰×۶، ص ۴۴۴) جو سنہ ۱۱۸۴ھ/۱۷۷۰ء میں یا اس سے پہلے لکھی گئی ہے کیونکہ پیش نظر نسخہ کی کتابت سنۂ مذکور میں ہوئی ہے۔ یہ کتب خانہ خاص کراچی میں موجود ہے۔ (۷) سنہ ۱۱۸۴ھ/۱۷۷۰ء اور سنہ ۱۱۸۵ھ/۱۷۷۱ء کے درمیان مرادالله انصاری نے پارہ عم کی تفسیر ''خدا کی نعمت،، معروف بہ ''تفسیر مرادیہ،، لکھی اس میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر بھی شامل ہے۔ (۴×۷، ص ۱۰۰) اس کے مختلف قلمی نسخے کراچی (۱۲۶۶ھ)۔ لاہور۔ حیدرآباد دکن

(۱۲۶۳ھ) اور علی گڑھ کے کتب خانوں میں موجود ہیں ۔ (۸) سنہ ۱۱۸۷ھ ۱۷۷۳ء میں عبدالصمد دلیر جنگ نے چار ضخیم مجلدات میں ''تفسیر وھابی،، لکھی (۶×۹، ص ۱۶۷۲) اس تفسیر کا مخطوطہ سنٹرل اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن میں موجود ہے ۔ (۹) سنہ ۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء میں غلام مرتضی جنون فیض‌آبادی نے پارہ عم کی تفسیر ''تفسیر مرتضوی،، کے نام سے لکھی (۶-۱/۲×۶، ص ۲۴۶) اس کے کئی قلمی نسخے موجود ہیں ۔ مثلاً نسخۂ انڈیا آفس لائبریری لندن (۱۲۴۰ھ) نسخۂ سنٹرل اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن (۱۲۵۶ھ) نسخۂ ادارۂ ادبیات اردو حیدرآباد دکن (۱۲۰۰ھ) — نسخۂ کتب خانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن (۱۲۷۰ھ) — نسخۂ مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ — نسخۂ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاھور (۱۲۰۰ھ)، نسخہ کتب خانہ خاص کراچی (مطبوعہ ۱۲۵۹ھ) — (۱۰) اسی صدی میں کسی عالم نے ابتدائی دو پاروں کی تفسیر لکھی (۱۲-۱/۲×۸، ص ۷۳) یہ مخطوطہ کتب خانہ مظفریہ، دھلی میں موجود ہے ۔ (۱۱) ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن میں ایک تفسیر قرآن کا نسخہ ملتا ہے ۔ جو گیارھویں صدی ھجری میں لکھا گیا ہے (۶-۱/۲×۸-۱/۲، ص ۳۱۴) ۔ (۱۲) ایک اور پارہ عم کی تفسیر کا مخطوطہ ملتا ہے جو ملا حسین واعظ کاشفی کی تفسیر حسینی کا ترجمہ ہے ۔ سنٹرل اسٹیٹ لائبریری ۔ حیدرآباد دکن میں بعض جزوی تفاسیر کے مخطوطات ہیں جو بارھویں صدی ھجری میں لکھے گئے ہیں ۔ مثلاً (۱۳) تفسیر سورۂ یوسف (نمبر ۷۴۶) ۔ (۱۴) تفسیر سورہ مریم مع دیگر سور (نمبر ۸۶۰)۔ (۱۵) تفسیر پارہ عم (نمبر ۱۹۵) ۔ (۱۶) تفسیر پارہ عم (نمبر ۸۴۳)

تیرھویں صدی ھجری کی تفاسیر قرآن

(۱) ۱۲۰۳ھ/۱۷۸۸ء میں جمال الدین خان نے کوکب دری لکھی (کتب خانہ خاص، کراچی) (۲) ۱۲۰۵ھ/۱۷۹۰ء میں شاہ عبدالقادر محدث

دهلوی نے موضح قرآن تحریر فرمائی - اس کا ایک نادر قلمی نسخہ (مکتوبہ ۱۲۰۵ھ) ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن میں موجود ہے - (۳) ۱۲۰۶ھ/ ۱۷۹۱ء میں سید شاہ حقانی مارہروی کی تفسیر حقانی لکھی گئی - اس کے بعض اجزاء مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ میں موجود ہیں مثلاً تفسیر سورہ بقر- سلیمان کلکشن نمبر ۲/۲ - تفسیر قرآن پانچ پارے، احسن کلکشن نمبر ۱۱۲، ۲۹۷ - (۴) غالباً ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۱ء میں ابوالوفا محمد عمر نے تفسیر کشف القلوب لکھی - یہ تفسیر ۱۳۱۹-۲۰ھ/۱۹۰۱-۲ء میں حیدرآباد دکن سے شائع ہوگئی تھی - (۵) ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۱ء کی لکھی تفسیر سورۂ نصر (قلمی مکتوبہ امین الدین) کتب خانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن میں موجود ہے - (۶) ۱۲۰۷ھ ۱۷۹۲ء میں معزالدین نے تفسیر ۳۰ - سورۃ الضحیٰ (منظوم) لکھی جس کا ایک نسخہ کتب خانہ اسلامیہ کالج پشاور میں ہے - (۷) سنہ ۱۲۱۰ھ/۱۷۹۵ء میں محمد باقر آگاہ نے فوائد در فوائد کے نام سے شان نزول وغیرہ سے متعلق ایک رسالہ لکھا (۸×۵، ص ۱۳۹)، یہ نسخہ کتب خانہ خاص کراچی میں موجود ہے، اسی کتب خانے میں ایک اور قلمی نسخہ ہے جو سورہ انبیاء کی تفسیر پر مشتمل ہے (۸×۴-۱/۲، ص ۱۰) (۸) ۱۲۱۲ھ/۱۷۹۸ء میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر مظہرالغرائب کے نام سے لکھی گئی جس کا ایک قلمی نسخہ (مکتوبہ سنہ مذکور) مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ میں موجود ہے - (۹) ۱۲۲۹ھ/۱۸۰۶ء میں عزیز اللہ ہمرنگ نے ''تفسیر چراغ ابدی،، کے نام سے پارہ عم کی تفسیر لکھی جس میں سورۂ فاتحہ بھی شامل ہے (۶×۹-۱/۲، ص ۲۲۶) اس کے کئی قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں - مثلاً کتب خانہ خاص، کراچی (۱۲۲۱ھ) سنٹرل اسٹیٹ لائبریری، حیدرآباد دکن (۱۲۳۲ھ) کتب خانہ سالارجنگ، حیدرآباد دکن - کتب خانہ جامع مسجد بمبئی وغیرہ - ''تفسیر چراغ ابدی،، چونکہ پرانی اردو میں تھی اس لئے حکیم محمد امام النامی نے اردو محاورے کے مطابق از سر نو مرتب کر کے ۱۳۲۶ھ

۱۹۵۶ء میں بنگلور سے شائع کر دی ہے (۴/۱-۷ × ۶، ص ۴۳۵) (۱۰) ۱۲۲۲ھ/
۱۸۰۷ء میں یاور حسین نے تفسیر یاوری کے نام سے مختلف سورتوں کی تفسیر
لکھی - (۱۱) ۱۲۳۰ھ/۱۸۱۴ء میں مولانا سید احمد شہید نے تفسیر سورہ
فاتحہ لکھی (۶ × ۹، ص ۴۵) - اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ خاص میں موجود
ہے - ۱۲۳۷ھ میں یہ تفسیر مدراس سے شائع ہوئی، جس کی نقول ادارہ ادبیات
اردو اور سنٹرل اسٹیٹ لائبریری، حیدرآباد دکن میں موجود ہیں - (۱۲) ۱۲۳۲ھ/
۱۸۱۶ء میں غلام جیلانی نے تفسیر پارہ عم لکھی جس کا ایک قلمی نسخہ
(مکتوبہ سنہ مذکور) کتب خانہ فیلسوف جنگ، حیدرآباد میں موجود ہے -
(۱۳) ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۰ء میں مرزا ابو الفضل کی تفسیر سورہ فاتحہ الہ آباد سے
شائع ہوئی - (۱۴) ۱۲۴۲ھ/۱۸۲۶ء میں مولوی اکرام الدین نے "تحفۃ
الاسلام" کے نام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی (۱۲ × ۶، ص ۸۴) - اس کا
قلمی نسخہ کتب خانہ خاص میں موجود ہے - (۱۵) - (۱۲۶۲ھ/۱۸۴۵ء) - ایک
جزوی تفسیر کا قلمی نسخہ اسٹیٹ لائبریری، حیدرآباد دکن میں موجود ہے
(۱۲ × ۶، ص ۳۰۶) - سنہ ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء میں محمد وجیہ الدین نے اس
کی کتابت کی تھی - (۱۶) اسی لائبریری میں ایک اور قلمی نسخہ ہے (۱۰ × ۵،
ص ۲۶۸) یہ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف کی تفسیر پر مشتمل ہے - (۱۷) سنہ
۱۲۳۰ھ/۱۸۲۴ء اور سنہ ۱۲۴۷ھ/۱۸۳۱ء کے درمیان سید محمد درویش
بابا قادری نے تفسیر تنزیل لکھی جس کا دوسرا نام تفسیر فوائد بدیہیہ بھی ہے
یہ تفسیر مکمل اور ضخیم ہے - اور ۹ × ۵ سائز کے کل ۲۸۶۵ صفحات پر مشتمل
ہے - اس کے کئی مکمل اور نامکمل قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں
مثلاً نیشنل میوزیم کراچی (۱۲۴۷ھ/۱۸۳۱ء) کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو
حیدرآباد دکن (۱۲۵۴ھ/۱۸۲۸ء) - کتب خانہ خاص، کراچی (ما بعد
۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء) - کتب خانہ نواب سالار جنگ، حیدرآباد دکن (۴
۱۸۲۸ء) - سنٹرل اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن (۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء)

خانہ جامعہ نظامیہ، حیدرآباد دکن وغیرہ (۱۸) ۱۲۳۳ھ/۱۸۲۷ء میں امداداللہ القادری نے تفسیر پارۂ عم لکھی جس کا قلمی نسخہ نذیریہ پبلک لائبریری، دھلی میں موجود ہے۔ (۱۹) سنہ ۱۲۴۷ھ/ ۱۸۳۱ء میں شجاع الدین نے ''تفسیر تصریح،، کے نام سے پارہ عم کی تفسیر لکھی (۸×۵، ص ۱۴۲) اس کے یہ تین قلمی نسخے دریافت ہوئے ہیں، کتب خانہ خاص، کراچی (۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۳ء) اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد دکن (۱۲۵۷ھ/۱۸۴۱ء) اور کتب خانہ ادارۂ ادبیات اردو، حیدرآباد دکن (۲۰) ۱۲۴۸ھ/ ۱۸۳۲ء میں مولانا رؤف احمد مجددی کی ضخیم تفسیر، تفسیر مجددی، تفسیر رؤفی کے نام سے منظر عام پر آئی (۱۳×۸، ص ۱۰۶۱) ۔ (۲۱) اسی زمانے میں پارہ عم کی ایک تفسیر لکھی گئی جس کا مخطوطہ کتب خانہ ادارۂ ادبیات اردو میں محفوظ ہے (۲/۱-۸×۶، ص ۱۴۸ نمبر ۸۹۸) (۲۲) ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۴ء میں عبدالعلی بلگرامی نے تفسیر احمدی کا ترجمہ کیا۔ (۲۳) اسی زمانے میں مولانا غوثی نے تفسیر غوثی کے نام سے پارہ عم کی تفسیر لکھی (۸×۵، ص ۱۳۴) یہ مخطوطہ اسٹیٹ سنٹرل لائبریری، حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۲۴) اسی زمانے میں ایک صاحب نے تفسیر سورہ یسین لکھی اور دوسرے صاحب نے آخری پارے کی تفسیر لکھی۔ یہ دونوں مخطوطات بالترتیب کتب خانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن اور کتب خانہ خاص، کراچی میں موجود ہیں۔ (۲۵) ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۴ء عبداللہ بن بہادر علی کی تفسیر پنج سی پارہ ھوگلی سے شائع ہوئی۔ (۲۶) سنہ مذکور ھی میں سید امیراللہ بن حسین نے ممتاز التفسیر کے نام سے ایک تفسیر لکھی۔ (۲۷) ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۴ء میں سید علی مجتہد نے توضیح مجید فی تنقیح کلام اللہ الحمید تالیف کی جو ۴ مجلدات پر مشتمل ہے۔ (۲۸) سنہ مذکور ھی میں سید علی القوی نے توضیح مجید کے نام سے ۸ مجلدات پر مشتمل ایک تفسیر لکھی جس کا قلمی نسخہ کتب خانہ سالار جنگ، حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۲۹) سنہ مذکور ہی میں کرامت علی نے کوکب دری کے نام

سے ایک تفسیر لکھی۔ (۳۰) ۱۲۵۵ھ/۱۸۳۹ء میں انور علی لکھنوی نے قرآن مجید کے تفسیری حواشی لکھے۔ قلمی نسخہ سنٹرل اسٹیٹ لائبریری، حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۳۱) سنہ ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء میں سید عبداللہ کی تفسیر مقبول شائع ہوئی (۲/۱-۸×۶، ص ۲۹۶)۔ (۳۲) سنہ ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء میں صفدر حسین مودودی نے تفسیر قرآن (مع ترجمہ ختم الصحائف) لکھی جو غالباً شائع نہیں ہوئی۔ (۳۳) سنہ ۱۲۶۱ھ/۱۸۴۵ء میں محمد حسن خان شیدا نے تفسیر فتح العزیز کے حصہ پارہ عم کا ترجمہ کیا۔ دوسرے سال موصوف ھی نے پارہ تبارک الذی کا ترجمہ کیا جو سنہ ۱۲۶۴ھ/۱۸۴۷ء میں مطبع محمدی، بمبئی سے شائع ہوا۔ (۱۳×۸، ص ۹۷۴)۔ تفسیر فتح العزیز کی سورہ بقرہ (آیت ۱۸۴ تک) کا ترجمہ بہت بعد میں سنہ ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء میں محمد علی چاند پوری نے کیا تھا جو دھلی سے بستان التفاسیر کے نام سے شائع ہوا تھا۔ (۳۴) ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۵ء میں منظور علی کاتب نے تفسیر سورہ یوسف لکھی۔ (۳۵) ۱۲۶۳ھ/۱۸۴۶ء میں اکرام الدین نے تفسیر سورہ یسین و مزمل لکھی۔ (۳۶) سنہ مذکور ھی میں حکیم اشرف کی تفسیر سورہ یوسف (منظوم) بمبئی سے شائع ہوئی۔ (۳۷) ۱۲۶۴ھ/۱۸۴۷ء میں ایک صاحب نے تفسیر سورہ یوسف لکھی (۲/۱-۵×۸، ص ۱۵۸، نمبر ۱۳) یہ مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری لندن میں موجود ہے۔ اسی لائبریری میں دو اور جزوی تفاسیر ہیں۔ (۳۸) تفسیر سورۂ ق (۲/۱-۵×۸، ص ۴۶) اور (۳۹) تفسیر سورۂ رحمان (۲/۱-۳×۸، ص ۳۰)۔ (۴۰) اشرف نامی ایک اور شخص نے تفسیر سورہ یوسف لکھی جس کا قلمی نسخہ کتب خانہ خاص، کراچی میں موجود ہے (۲/۱-۸×۶، ص ۲۷۲) (۴۱) سنہ ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۵ء میں شاہ رفیع الدین کی فرمودہ اور نظر ثانی شدہ تفسیر رفیعی نجف علی خان المعروف فوجدار خان نے مرتب کر کے شائع کرائی (۲/۱-۷×۱۱، ص ۲۲۴) یہ جزوی تفسیر ہے۔ اس کا مطبوعہ نسخہ کتب خانہ خاص، کراچی میں موجود ہے۔ (۴۲) ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۲ء

میں محمد مرتضی الہ آبادی کی تفسیر نور (عم) بمبئی سے شائع ہوئی۔ (۴۳) ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۵ء میں محمد عبدالرزاق نے شیخ یعقوب چرخی کی تفسیر پر تفسیر ربیعی کے نام سے ایک تفسیر لکھی جس کا قلمی نسخہ کتب خانہ فیلسوف جنگ حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۴۴) سنہ ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۵ء اور سنہ ۱۲۷۵ھ/۱۸۵۸ء کے درمیان نواب واجد علی شاہ نے کلکتے کے زنانہ اسیری کے دوران ''صحیفۂ سلطانیہ'' کے نام سے قرآن پاک کی جزوی تفسیر لکھی۔ (۴۵) سنہ مذکور ہی میں غلام محمد مہدی کا ترجمہ تفسیر جلالین شریف (جلد اول) مدراس سے شائع ہوا۔ اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ فیلسوف جنگ حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ (۴۶) ۱۲۸۰ھ میں محمد مرتضی الہ آبادی کی تفسیر سورہ یوسف (منظوم) لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ (۴۷) ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء میں محمد سلیم کی تفسیرالقرآن مطبع حیدری میں طبع ہوئی (۴۸) سنہ ۱۲۸۱/۱۸۶۴ء میں ایک صاحب نے ''ریاض دل کشا'' کے نام سے ایک تفسیر لکھی جس کا قلمی نسخہ سنٹرل اسٹیٹ لائبریری، حیدرآباد دکن میں موجود ہے (نمبر ۳۸۷)۔ (۴۹) سنہ مذکور ہی میں محمد عبدالغنی شاہ کی فضائل بسم اللہ مع تفسیر قل ہو اللہ لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ (۵۰) ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء میں قطب الدین دہلوی کی جامع التفاسیر دہلی سے شائع ہوئی۔ (۵۱) ۱۲۸۴/۱۸۶۷ء/ میں محمد مرتضی الہ آبادی کی تفسیر مظہر العجائب شائع ہوئی۔ (۵۲) سنہ مذکور ہی میں عبدالسلام سلام کی منظوم تفسیر ''زاد الآخرہ'' کے نام سے دو مجلدات میں شائع ہوئی (۹×۶، ص ۱۸۶۱) اس کا پہلا ایڈیشن کانپور سے نکلا۔ (۵۳) ۱۲۸۵/۱۸۶۸ء میں ہاشم علی کا ترجمہ قرآن مع تفسیر جلالین شائع ہوا۔ (۵۴) سنہ ۱۲۸۷ھ/۱۸۷۰ء میں صبغت اللہ مدراسی کی ''تفسیر فیض الکریم'' مدراس اور حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔ یہ ابتدائی چھ پاروں کی تفسیر ہے (۱۲×۹، ص ۹۷۶)۔ (۵۵) ۱۲۸۸/۱۸۷۱ء میں عبدالحکیم بن عبدالرحیم کی تفسیر فاتحۃ الحکیم۔ شائع ہوئی۔ (ص ۱۵۰) (۵۶) سنہ مذکور ہی میں سید عمار

علی سونی پتی کی تفسیر ''عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن،، دو جلدوں میں مطبع یوسفی، دھلی سے شائع ھوئی۔ (جلد اول ۱۲۸۸ھ،۱۴×۸ ص ۸۱۸ - جلد دوم، ۱۳۰۲ھ، ۱۴×۸، ص ۶۹۹) - (۵۷) ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء میں امام علی اکبر آبادی کی جواھر القرآن مطبع گلشن احمد میں طبع ھوئی۔ (۵۸) سنہ ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء میں محمد سپھدار خان نے سورہ ھود کی تفسیر ''مظھر العلوم،، کے نام سے لکھی (۹×۵، ص ۱۳۳) (۵۹) ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں محمد حسین کی تفسیر حضرت شاھی دھلی سے شائع ھوئی۔ (۶۰) سنہ مذکور ھی میں محمد بدیع الزمان کی جامع التفاسیر لکھنؤ سے شائع ھوئی۔ (۶۱) ۱۲۹۶/ ۱۸۷۸ء میں محمد اسمعیل شافعی کی تفسیر اسمعیلی رتناگری سے شائع ھوئی۔ (۶۲) ۱۲۹۷ھ ۱۸۷۸ء میں ابو المنصور محمد ناصرالدین کی تنقیح البیان دھلی سے شائع ھوئی۔ (۶۳) سنہ مذکور ھی میں وزیر علی نے تیسیرالقرآن تسھیل الفرقان لکھی جس کا قلمی نسخہ مکتوبہ سنہ مذکور برٹش میوزیم لندن میں موجود ھے۔ (۶۴) سنہ ۱۲۹۷ھ/۱۸۷۹ء میں ملا حسین واعظ کاشفی کی تفسیر حسینی کا ترجمہ تفسیر قادری کے نام سے مولوی فخرالدین لکھنوی نے کیا جو لکھنؤ سے دو جلدوں میں شائع ھوا۔ (جلد اول ۹-۱/۲ × ۱۲-۱/۲، ص ۱۳۷ / جلد دوم ۹ ×۱۲، ص ۶۵۸) (۶۵)۔ اسی صدی میں شاہ عبدالحق قادری نے اپنی منظوم تفسیر '' جواھر التفسیر فی السیر و التذکیر،، لکھی جو بنگلور سے شائع ھوئی (۱۰ × ۶ ، ص ۲۵۸) -

(باقی)